ادارہ

مشاہیر بنام شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ___ مولانا سمیع الحق

کے بارہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کے تہنیتی تاثرات

ماضی قریب کی ایسی دستاویز جو دینی علمی سیاسی اور معاشرتی تاریخ کی مستند مأخذ ہے

مکتوبات مشاہیر پر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کے تہنیتی تاثرات اور ذاتی مکتوب کو ادارہ اپنے لئے باعث برکت واعزاز اور کتاب کی افادیت کیلئے نیک شگون سمجھتا ہے چنانچہ ان پاکیزہ تاثرات کو ادارتی صفحات میں بطور خاص قارئین الحق کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔ (مدیر)

حبی ومحبی الکریم جناب مولانا سمیع الحق صاحب حفظکم اللہ تعالیٰ ورعاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسوں لندن کے سفر سے واپس آیا تو اچانک عصر کے بعد مولانا مختار اللہ صاحب نے کتابوں کا وہ پیکٹ حوالہ کیا جس کا مدت سے انتظار اور اشتیاق تھا۔ کھولا تو اس میں وہ تحریر دلنواز بھی نظر آئی جو سالہا سال کے بعد میرے نام تھی۔ اور بیساختہ یہ شعر یاد آ گیا۔

مدت کے بعد تم نے جو کی لطف کی نگاہ
دل خوش تو ہوگیا مگر آنسو نکل پڑے

اگرچہ مجھے فوراً ہی دوسرے سفر کی تیاری کرنی تھی' اور حالاً ومرتحلاً کی کیفیت میں تھا' لیکن دوسرے کاموں کی طرف اس کتاب نے مہلت ہی نہ لینے دی اور میں نہ جانے کتنا حصہ پڑھتا ہی چلا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی ترتیب واشاعت آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ آپ نے جس جُورسی کے ساتھ یہ مکاتیب محفوظ کر کے انہیں مرتب فرمایا اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ

ع ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

مشاہیر کے مکاتیب تو بہت سے شائع ہوئے ہیں' اور یہ ایک مستقل صنف تالیف بن گئی ہے۔ لیکن اتنے مشاہیر کے اتنے مکاتیب کا مجموعہ شاید اس سے پہلے کبھی منظر عام پر نہ آیا ہوگا۔ یہ ہمارے ماضی قریب کی ایسی دستاویز ہے جو اس دور کی دینی' علمی' سیاسی اور معاشرتی تاریخ کے لئے مستند ماخذ بن سکتی ہے اور چونکہ مکتوب نگار ہر طبقہ خیال سے تعلق

رکھتے ہیں' اس لئے ان سب کے انداز فکر' ان کے اسلوب تحریر اور حضرت شیخ قدس سرہ اور آپ کی ذات کے ساتھ ان کے تعلقات کی نوعیت گلہائے رنگ رنگ کی صورت میں قاری کے سامنے آ جاتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ اور آپ کے والد ماجد قدس سرہ سے جو خدمات لی ہیں' ان کا کم از کم ایک اجمالی تصور بھی سامنے آ جاتا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ عظیم مجموعہ وہ خاصے کی چیز ہے جس سے انشاء اللہ نسلیں فائدہ اٹھائیں گی۔

آپ نے اپنی محبت کی وجہ سے میری اُن احمقانہ تحریروں کو بھی اس مجموعے میں شامل کرلیا جو درحقیقت صرف آپ کے لئے تھیں کہ آپ ہی ان حماقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے' لیکن آپ نے اس مخملیں مجموعے میں ٹاٹ کے بہت سے پیوند لگا دیئے' جو شاید قارئین کے لئے تو بدمزگی کا باعث ہوں لیکن جب میں نے انہیں پڑھا تو عہدِ رفتہ کے نہ جانے کتنے مناظر نگاہوں کے سامنے آگئے' اور انہوں نے کچھ دیر کے لئے ماضی میں گم کردیا۔ بہت سے خطوط کو پڑھ کر اب یہ بھی یاد نہ آیا کہ وہ کس واقعے سے متعلق ہیں۔ لیکن آپ نے اس کتاب میں جابجا جو مختصر مگر معنی خیز اور لطیف حواشی لکھ دیئے ہیں' ان سے کتاب کی افادیت میں خوب اضافہ ہوگیا ہے۔

ماضی کے ان واقعات کا تصور کر کے خود آپ ہی نے کسی وقت جو دو شعر سنائے تھے' وہ یاد آ گئے۔

بدنامی حیات دو روزے نہ بود بیش
آں ہم بہ تو کلیم چہ گویم چساں گزشت
یک روز وقف بستن دل شد بہ این واں
روزِ دگر بہ کندن دل زین وآں گزشت

بہرکیف اس عظیم پیشکش پر دلی مبارکباد۔ عزیزم مولانا راشد الحق سلمہ کو خصوصی طور پر ہدیہ تبریک جن کی محنت' عرق ریزی ہی نہیں' ذوق لطیف بھی اس مجموعے کی ترتیب میں جابجا جلوہ افروز نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور علم وعمل میں برکت اور ترقیات عطا فرمائیں اور وہ آپ کیلئے ہمیشہ قرۃ عین بنے رہیں اور بہترین صدقہ جاریہ۔

والسلام

آپ کا بھولا بسرا

محمد تقی عثمانی (۱۸رشعبان ۱۴۳۲ھ)